اِس ویب سائٹ کا مقصد ساری دُنیا میں، خصوصی طور پر تیسری دُنیا میں جہاں پر علم الہٰیات کی سیمنریاں یا بائبل سکول اگر کوئی ہیں تو چند ایک ہی ہیں وہاں پر مشنریوں اور پادری صاحبان کے لیے مفت میں واعظوں کے مسوّدے اور واعظوں کی ویڈیوز فراہم کرنا ہے۔

واعظوں کے یہ مسوّدے اور ویڈیوز اب تقریباً 1,500,000 کمپیوٹرز پر 221 سے زائد ممالک میں ہر ماہ [www.sermonsfortheworld.com](about:blank) پر دیکھے جاتے ہیں۔ سینکڑوں دوسرے لوگ یوٹیوب پر ویڈیوز دیکھتے ہیں، لیکن وہ جلد ہی یو ٹیوب چھوڑ دیتے ہیں اور ہماری ویب سائٹ پر آ جاتے ہیں کیونکہ ہر واعظ اُنہیں یوٹیوب کو چھوڑ کر ہماری ویب سائٹ کی جانب آنے کی راہ دکھاتا ہے۔ یوٹیوب لوگوں کو ہماری ویب سائٹ پر لے کر آتی ہے۔ ہر ماہ تقریباً 120,000 کمپیوٹروں پر لوگوں کو 46 زبانوں میں واعظوں کے مسوّدے پیش کیے جاتے ہیں۔ واعظوں کے مسوّدے حق اشاعت نہیں رکھتے تاکہ مبلغین اِنہیں ہماری اجازت کے بغیر اِستعمال کر سکیں۔ [مہربانی سے یہاں پر یہ جاننے کے لیے کلِک کیجیے کہ آپ کیسے ساری دُنیا میں خوشخبری کے اِس عظیم کام کو پھیلانے میں ہماری مدد ماہانہ چندہ دینے سے کر سکتے ہیں](about:blank)۔

***جب کبھی بھی آپ ڈاکٹر ہائیمرز کو لکھیں ہمیشہ اُنہیں بتائیں آپ کسی مُلک میں رہتے ہیں، ورنہ وہ آپ کو جواب نہیں دے سکتے***۔ ڈاکٹر ہائیمرز کا ای۔میل ایڈریس [rlhymersjr@sbcglobal.net](about:blank) ہے۔

# مسیحیت یا اِرتقاء؟

# CHRISTIANITY OR EVOLUTION?

(Urdu)

ڈٓاکٹر آر ایل ہائیمرز جونیئر کی جانب سے

By Dr. R. L. Hymers, Jr.

لاس اینجلز کی بپتسمہ دینے والی عبادت گاہ میں دیا گیا ایک واعظ

خداوند کے دِن کی شام، 27 اگست، 2000

A sermon preached at the Baptist Tabernacle of Los Angeles

Lord’s Day Evening, August 27, 2000

’’اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دُنیا میں آیا ہے ***اور لوگوں نے نور کے بجائے تاریکی کو پسند کیا ہے، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے***‘‘ (یوحنا 3: 19)۔

یہی اصل وجہ ہے کہ بہت سے لوگ خدا کی تخلیق کے بجائے ارتقاء پر یقین رکھتے ہیں، جیسا کہ بائبل میں پیش کیا گیا ہے۔

تقریباً ہر تخلیق بمقابلہ ارتقاء کی بحث میں ارتقاء پسند کہتے ہیں کہ سائنسی تخلیقیت سائنس نہیں ہے۔ وہ آپ کو بتائیں گے کہ سرکاری اسکولوں میں تخلیقیت کی تعلیم نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ مذہب ہے۔ جو وہ آپ کو ***نہیں بتاتے*** وہ یہ ہے: ارتقاء بذات خود ایک مذہب ہے - فلسفیانہ انسانیت پر مبنی۔ ارتقاء ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے نقطۂ آغاز کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

معروف ماہر فلکیات ڈاکٹر رابرٹ جسٹرو نے ***سائنس ڈائجسٹ*** میں لکھتے ہوئے کہا کہ آپ کو ایمان کے ساتھ شروعات کرنی چاہیے - چاہے آپ ارتقاء پسند ہوں یا تخلیق پسند۔ ڈاکٹر جسٹرو خود ایک ارتقاء پسند اور ایک ایگنساٹِک ہیں۔ لیکن اُنہوں نے یہ کہا:

شاید زمین پر زندگی کا ظہور ایک معجزہ ہے۔ (بہت سے) سائنسدان اس نظریے کو قبول کرنے سے گریزاں ہیں، لیکن ان کے انتخاب محدود ہیں۔ ***یا تو*** زمین پر زندگی سائنسی سمجھ سے بالا کسی ہستی کی مرضی سے پیدا ہوئی، ***یا*** یہ ہمارے سیارے پر بے ساختہ، غیر جاندار مادے میں کیمیائی رد عمل کے ذریعے پیدا ہوئی۔

پہلا نظریہ (تخلیق) زندگی کی ابتداء کے سوال کو سائنسی تحقیقات کی پہنچ سے باہر رکھتا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی (خدا) کی طاقت پر یقین کا بیان ہے جو سائنس کے قوانین کے تابع نہیں ہے۔

دوسرا نظریہ (ارتقاء) بھی ایمان کا ایک عمل ہے۔ عقیدے کا یہ عمل یہ ماننے پر مشتمل ہے کہ زندگی کی ابتداء کے بارے میں سائنسی (ارتقائی) نظریہ درست ہے، اس عقیدے کی تائید کے لیے ٹھوس ثبوت کے بغیر۔

چونکہ نہ تو تخلیق کا مشاہدہ کیا گیا ہے اور نہ ہی ارتقاء کا، اور نہ ہی کسی کو تجربہ گاہ میں آزمایا جا سکتا ہے، اس لیے کوئی مفروضہ یا ایمان ہونا چاہیے۔ ارتقاء پسند اس وقت بے ایمان ہوتے ہیں جب وہ اپنے ’’ایمان‘‘ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا آغاز حقائق سے نہیں بلکہ ایمان سے ہوتا ہے۔

ارتقاء سائنس نہیں ہے۔ یہ قابل مشاہدہ، قابل آزمائش بنیادوں پر مبنی نہیں ہے۔ اس لیے یہ سائنس نہیں ہے۔ ***یہ سائنس فکشن ہے***۔ یہ ’’سائنس ازم‘‘ ہے - فرضی مذہب کی ایک شکل۔ بہت سے لوگوں نے سائنس کو مذہب بنا لیا ہے۔ زیادہ تر مسیحی خدا کے بارے میں اتنی تعظیم کے ساتھ بات نہیں کرتے جتنی یہ لوگ سائنس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ نیشنل اکیڈمی آف سائنسز کے سامنے ایک نوشتہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے:

سائنس کے لیے، صنعت کا پائلٹ، بیماری کا فاتح، فصل کو بڑھانے والا، کائنات کا متلاشی، فطرت کے قوانین کا انکشاف کرنے والا، سچائی کا ابدی رہنما۔

انہوں نے سائنس کو مذہب میں تبدیل کر دیا ہے۔

سائنس کے معروف مؤرخ، ڈاکٹر مارجوری گرین نے لکھا، ’’یہ سائنس کے مذہب کے طور پر ہے کہ ڈارونزم مردوں کے ذہنوں کو تھامے رکھتا ہے... اس کے پیروکاروں نے مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ تبلیغ کی، اور انہیں شک ہے، وہ محسوس کرتے ہیں، صرف چند گستاخوں کے ذریعے سائنسی ایمان میں نامکمل ہے۔‘‘

غور کریں کہ ڈاکٹر گرین کہتے ہیں کہ ارتقاء ’’مردوں کے ذہنوں کو تھامے رکھتا ہے‘‘ اور یہ کہ ’’اس کے پیروکار (اس کی تبلیغ) مذہبی جوش کے ساتھ کرتے ہیں۔‘‘ ارتقاء ایک مذہب بن گیا ہے۔ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو بائبل کی مسیحیت کے خلاف ہے۔

ڈاکٹر کولن پیٹرسن برٹش میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے سینئر ماہر امراضیات ہیں۔ ڈاکٹر پیٹرسن کہتے ہیں کہ بہت سے ارتقاء پسندوں نے ڈارون کو تقریباً ’’خدا‘‘ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا، ’’جس طرح ڈارون سے پہلے کی حیاتیات ان لوگوں نے کی تھی جن کا ایمان (خدا) پر تھا، اسی طرح ڈارون کے بعد کی حیاتیات (آج کی حیاتیات) وہ لوگ انجام دے رہے ہیں جن کا عقیدہ تقریباً ڈارون کے دیوتا پر ہے۔‘‘ یسوع کی جگہ ڈارون کے ساتھ ’’ایچتُھس Ichthus‘‘ دراصل ایک ایماندارانہ بیان ہے۔ ارتقاء کے نئے مذہب میں ڈارون ان کا خدا ہے۔

لُنڈ یونیورسٹی کے عالمی شہرت یافتہ سائنسدان ڈاکٹر ہیریبرٹ نیلسن نے ارتقاء کے مذہب پر زور دیا۔ ڈاکٹر نیلسن نے کہا،

ایک تجربے کے ذریعے ارتقاء کو ظاہر کرنے (یا سائنسی طور پر ثابت) کرنے کی میری کوششیں (ساری) مکمل طور پر ناکام ہو گئیں۔ ارتقاء کا نظریہ خالص عقیدے پر منحصر ہے۔

یہی مذہب ہوتا ہے!

اگر آپ نوجوانوں کو متاثر کرنا چاہتے ہیں، خاص طور پر اگر آپ کی دلیل بہت کمزور ہے، تو آپ یہ کہہ کر شروع کرتے ہیں، ’’سائنس نے ثابت کر دیا ہے،‘‘ یا ’’سائنسدانوں کا یقین ہے۔‘‘ یہ بیانات تقریباً سبھی کو قائل کرنے لگتے ہیں۔ لیکن ہمیں پوچھنے کے لیے سیکھنا چاہیے، ’’کیا ***وہ*** سچ ہے؟‘‘ ’’آپ کو کیسے ***پتا*** کہ یہ سچ ہے؟‘‘ ’’آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟‘‘ ***ارتقاء پسندوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے***۔ ان کا نظریہ سائنسی شواہد پر نہیں بلکہ مذہبی طور پر قائم کیے گئے تصورات پر منحصر ہے۔ بی لِیتھ B. Leith نے اس بات کا اعتراف کیا جب اس نے کہا، ’’زندگی کا نظریہ جس نے انیسویں صدی کے مذہب (ڈارونزم) کو مجروح کیا وہ عملی طور پر خود ایک مذہب بن گیا ہے۔ اس لیے اسے تازہ (نئے) خیالات سے خطرہ ہے۔

ارتقاء پسند جولین ہکسلےJulian Huxley نے اپنی کتاب ***ایشوز ان ایوولوشن*** ***Issues in Evolution*** میں یہ کہا:

فکر کے ارتقائی انداز میں اب مافوق الفطرت کی ضرورت یا گنجائش باقی نہیں رہی۔ زمین پیدا نہیں ہوئی، اِس کا ارتقاء ہوا تھا۔ ایسا ہی تمام جانوروں اور پودوں کے ساتھ ہوا۔ مذہب نے بھی ایسا ہی کیا۔ (ارتقاء بذات خود) نیا مذہب ہے جو آنے والے دور کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیدا ہوتا ہے۔

ماہر طبیعیات ڈاکٹر وولف گینگ سمتھ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ارتقاء ایک نیا مذہب ہے۔ اُنہوں نے یہ لکھا:

ارتقاء کے نظریے نے دنیا کو اپنی سائنسی خوبیوں کے بل بوتے پر نہیں بلکہ بالکل ایک علمی افسانہ کے طور پر اپنی صلاحیتوں کے مطابق ڈھالا ہے۔ یہ (کہتا ہے) کہ جانداروں نے خود کو تخلیق کیا، جس کا کہ روحِ رواں ایک طبیعیاتی دعویٰ ہے۔ اس طرح... ارتقاء حقیقت میں ایک مابعد الطبیعاتی (مذہبی) نظریہ ہے جو سائنسی لباس میں سجا ہوا ہے۔

سِینسیناٹی یونیورسٹی University of Cincinnati کے ایل ٹی مور L. T. More نے تحریر کیا:

پیلیونٹولوجیpaleontology [زمین کی سائنس جو حیاتیات کے آثارِ مُتحجرfossil اور متعلقہ باقیات کا مطالعہ کرتی ہے] کا جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے گا، اتنا ہی زیادہ یقین ہو جائے گا کہ ارتقاء کی بنیاد صرف ایمان پر ہے، بالکل اسی قسم کے عقیدے... مذہب کے عظیم اسرار کا سامنا کرنے (میں) ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مورDr. More بات جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ ارتقاء کے جھوٹے مذہب کو کیوں نہیں چھوڑتے:

ارتقاء کے نظریے میں ہمارا ایمان خصوصی تخلیق کے مخالف نظریے کو قبول کرنے میں ہماری ہچکچاہٹ پر منحصر ہے۔

ارتقاء کے مذہب میں، انسان تخلیق کرنے والے خدا کے سامنے ذمہ دار نہیں ہے۔ انسان نے ارتقاء کیا، وہ تخلیق نہیں ہوا۔ ارتقاء کے مذہب میں، بنی نوع انسان بہتر ہو رہا ہے اور ایک بہادر نئی دنیا میں ہمارا ایک شاندار مستقبل ہے جسے ہم تخلیق کریں گے۔ ہم ہر وقت اِرتقائی عمل سے گزر رہے ہیں اور بہتر ہو رہے ہیں۔ ارتقاء پسند ***سٹار ٹریک Star Trek*** جیسی چیز پر یقین رکھتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ مستقبل میں انسان کائنات کو فتح کر لے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خلائی جہازوں میں اڑیں گے اور کہکشاؤں پر راج کریں گے۔

نوجوانو، کیا ***آپ اس پر*** یقین رکھتے ہیں؟ کیا ***آپ*** کو لگتا ہے کہ دنیا بہتر سے بہتر ہو رہی ہے؟ نوجوانو، کیا ***آپ*** سمجھتے ہیں کہ دنیا پچاس سال پہلے سے بہتر ہے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ زندگی سے گزرنا پہلے کی نسبت آسان ہے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ بچوں کو پہلے سے کہیں زیادہ آسانی میسر ہے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ دنیا اِرتقاء میں ترقی کر رہی ہے اور بہتر سے بہتر ہو رہی ہے؟

میں کہتا ہوں ***آپ*** ٹھیک کہتے ہو۔ دنیا بدتر ہو رہی ہے۔ یہ آپ نوجوان لوگوں کے لیے اس سے زیادہ مشکل ہے جتنا آپ کے والدین کے لیے تھا۔ آپ اِرتقاء میں ترقی نہیں کر رہے ہیں! یہ بدتر ہو رہا ہے، بہتر نہیں!

آپ کی نسل، ایکس نسلX generation، اسے دیکھتی ہے! آج آپ نوجوان لوگ فطری طور پر جانتے ہیں کہ ارتقاء ***غلط*** ہے۔ آپ کی زندگی مشکل تر ہے۔ آپ کا مستقبل مشکل لگتا ہے۔ اُن بوڑھے لوگوں نے آپ کو جھوٹ کا ایک پیکٹ کھلایا جب انہوں نے آپ کو بتایا کہ یہ ترقی کرے گی اور بہتر اور آسان ہو جائے گی! کسی نے آپ سے جھوٹ بولا۔ آپ کے والدین، آپ کے اساتذہ، آپ سے پرانی نسل نے جھوٹ کہا! ہم ***اسٹار ٹریک Star Trek*** کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں! ہم گٹر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آپ لیوک اسکائی واکر نہیں بنیں گے اور اسٹار ٹریک نہیں دیکھیں گے! آپ ستاروں میں چہل قدمی کرنے نہیں جا رہے ہیں - آپ کو ٹوٹے ہوئے لوگوں سے بھرے، ٹوٹے ہوئے شہر کے جنگل میں ایک سخت، مشکل، خشک ترین زندگی گزارنی ہوگی۔ پرانے وقتوں کے لوگوں نے آپ سے جھوٹ بولا! یہ کوئی بہادر نئی دنیا نہیں ہے جسے ہم نے بنایا ہے! یہ ایک تاریک، گندا، خوفناک جنگل ہے!

***اس لیے میں کہتا ہوں کہ ارتقاء غلط ہے اور بائبل درست ہے!***

اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دُنیا میں آیا ہے اور لوگوں نے نور کے بجائے تاریکی کو پسند کیا ہے، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے‘‘ (یوحنا 3: 19)۔

ارتقاء کا مذہب سکھاتا ہے کہ انسان نے خود کو تخلیق کیا، اور کائنات نے خود کو تخلیق کیا۔ لیکن بائبل سکھاتی ہے کہ یسوع مسیح نے دنیا کو تخلیق کیا! یسوع مسیح نے بنی نوع انسان کو تخلیق کیا!

**I**۔ پہلی بات، یسوع مسیح نے بنی نوع انسان اور دُنیا کو تخلیق کیا۔

’’ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔ کلام شروع میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے پیدا کی گئیں اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اُس کے بغیر وجود میں آئی ہو۔‘‘ (یوحنا1: 1۔3)

**II۔ دوسری بات، بنی نوع انسان نے بغاوت کی؛ گناہ دنیا میں داخل ہوا، اور بنی نوع انسان لعنت کی زد میں آ گیا۔**

’’پس، جیسے ایک آدمی کے ذریعے گناہ دُںیا میں داخل ہوا اور گناہ کے سبب سے موت آئی ویسے ہی موت سب اِنسانوں میں پھیل گئی کیونکہ سب نے گناہ کیا‘‘ (رومیوں 5: 12)۔

’’کیونکہ جیسے ایک آدمی کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک آدمی کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہرائے جائیں گے‘‘ (رومیوں5: 19)۔

’’وہ سب کے سب گناہ کے قابو میں ہیں؛ جیسا کہ لکھا ہے، کوئی راستباز نہیں، جی نہیں، ایک بھی نہیں: کوئی سمجھدار نہیں، کوئی خدا کا طالب نہیں‘‘ (رومیوں3: 9۔11)۔

**III۔** تیسری بات، یسوع مسیح، خود خالق ہے، اُس نے بنی نوع انسان کو لعنت سے نجات دلانے کے لیے صلیب پر دکھ اٹھائے۔

’’مسیح نے جو ہمارے لیے لعنتی بنا، ہمیں مول لے کے شریعت کی لعنت سے چھڑا لیا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے‘‘ (گلِتیوں 3: 13)۔

یسوع مسیح نسل انسانی کو گناہ کی لعنت سے آزاد کرانے کے لیے مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

’’لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ مسیح مُردوں میں سے زندہ ہو گیا لہٰذا وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والا پہلا شخص ہے۔ کیونکہ جب انسان کے ذریعے سے موت آئی، تو انسان ہی کے ذریعے سے مُردوں کی قیامت بھی ائی‘‘ (I کرنتھیوں15: 20۔21)۔

گناہوں اور غموں کو مزید بڑھنے نہ دیں،

نہ ہی کانٹے زمین پر حملہ کرتے ہیں۔

وہ اپنی نعمتوں کو بہانے کے لیے آتا ہے۔

جہاں تک لعنت ملتی ہے،

جہاں تک لعنت ملتی ہے،

جہاں تک، جہاں تک لعنت ملتی ہے۔

- آئزک واٹس، ’’دنیا کے لیے خوشی!‘‘

**IV**۔ چوتھی بات، یسوع مسیح دوبارہ آئے گا۔

1۔ ریپچر کے موقع پر

’’کیونکہ جب ہمیں یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور پھر زندہ ہو گیا تو ہم یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ خدا اُنہیں بھی جو یسوع میں سو گئے ہیں یسوع کے ساتھ واپس لے آئے گا …. کیونکہ خداوند خود بڑی للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے پھونکے جانے کے ساتھ آسمان سے اُترے گا اور وہ سب جو مسیح میں مر چکے ہیں زندہ ہو جائیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھا لیے جائیں گے تاکہ ہوا میں خدا کا استقبال کریں اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں‘‘ (I تسالونیکیوں 4: 14، 16۔17)۔

2۔ زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لیے اُس کی واپسی کے موقع پر

’’تب آخرت ہو گی، اُس وقت مسیح ساری حکومت، کُل اِختیار اور قدرت نیست کر کے سلطنت خدا باپ کے حوالے کر دے گا؛ کیونکہ اپنے سارے دشمنوں کو شکست دینے اور مطیع کر لینے تک مسیح کا سلطنت کرنا لازم ہے۔‘‘ (I کرنتھیوں 15: 24۔25)۔

’’اُس دِن وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلم کے مشرق میں ہے کھڑا ہو گا اور کوہِ زیتون بیچ سے دو حصوں میں پھٹ جائے گا اور مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو‘‘ (زکریاہ 14: 4۔5)۔

’’پھر میں نے تخت دیکھے جن پر وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جنہیں انصاف کرنے کا اِختیار دیا گیا تھا۔ اور میں نے اُن لوگوں کی روحیں دیکھیں جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کی وجہ سے کاٹ دیے گئے تھے۔ اُن لوگوں نے نہ تو اُس حیوان کو نہ اُس کی مورت کو سجدہ کیا تھا، نہ اپنی پیشانی اور ہاتھوں پر اُس کا نشان لگوایا تھا۔ وہ زندہ ہو گئے اور ایک ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ اور باقی مُردے ایک ہزار برس پورے ہونے تک زندہ نہ ہوئے۔ یہ پہلی قیامت ہے۔ مبارک اور مقدس ہیں وہ لوگ جو پہلی قیامت میں شریک ہیں۔ اُن پر دوسری موت کا کوئی اِختیار نہیں بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور ہزار برس تک اُس کے ساتھ بادشاہی کرتے رہیں گے‘‘ (مکاشفہ 20: 4۔6)۔

وہ دو مختلف مذاہب ہیں۔

1۔ ارتقاء سکھاتا ہے کہ آپ صرف ایک جانور ہیں جو ارتقاء پذیر ہے - ارتقائی پیمانے پر اوپر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ نسل انسانی اوپر کی طرف ترقی کر رہی ہے اور ایک دن کائنات پر راج کرے گی - شاید خلائی جہازوں سے - جیسا کہ ہم ’’اسٹار ٹریک‘‘ اور ’’اسٹار وارز‘‘ میں دیکھتے ہیں۔

2۔ مسیحیت اور بائبل اس کے برعکس تعلیم دیتی ہے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ نسل انسانی کامل پیدا کی گئی تھی، لیکن گمراہ یا برگشتہ ہو گئی اور گناہ سے برباد ہو گئی۔

پھر خالق خود آیا اور آپ کے گناہوں کی ادائیگی کے لیے صلیب پر مر گیا اگر آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور تبدیل ہوتے ہیں۔

پھر یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا۔ وہ جنت میں زندہ ہے۔ وہ دوبارہ جسمانی طور پر اس زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لیے آئے گا۔ اگر آپ ابھی اُس میں ایمان لا کر تبدیل ہوئے ہیں، تو آپ اس کے آنے پر زمین پر اس کے ساتھ حکومت کریں گے۔

بائبل کہتی ہے،

’’آج کے دِن اپنے لیے اُسے چُن لو جس کی تم عبادت کرنا چاہتے ہو‘‘

(یشوع 24: 15)۔

کیا آپ روشنی سے زیادہ اندھیرے کو پسند کریں گے؟ کیا آپ ارتقاء کے جھوٹے مذہب یا بائبل میں دی گئی یسوع مسیح کی سچائی پر یقین کریں گے؟ یہ آپ کی پسند ہے۔ بائبل کہتی ہے، ’’آج کے دِن اپنے لیے اُسے چُن لو جس کی تم عبادت کرنا چاہتے ہو‘‘

اب اگر آپ ارتقاء کے جھوٹے مذہب کو ترک کرنے اور مسیحی بننے کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ کو دو چیزیں کرنی چاہئیں۔

1۔ آپ کو اگلے اتوار اور ہر اتوار کو اس گرجا گھر میں واپس آنے اور بائبل اور مسیحیت کے بارے میں حقائق جاننے، اور یہاں نئے دوست بنانے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

2۔ آپ کو صرف بائبل کے حقائق کو نہیں سیکھنا چاہیے۔ آپ کو یسوع مسیح کے پاس بھی آنا چاہیے اور اپنے آپ کو مسیح کے حوالے کر دینا چاہیے۔ اسے آپ کے گناہوں کو اپنے خون میں دھو لینے دیں جو صلیب پر بہایا گیا۔ اسے آپ کے گناہوں کو معاف کرنے دیں اور آپ کو مسیح میں ایمان لانے کی تبدیلی کے ذریعے ایک حقیقی مسیحی میں بدل لینے دیں۔ اور پھر یہاں آئیں اور ہر اتوار کو گرجہ گھر میں ہمارے ساتھ رہیں۔ آپ کے دوست اور رشتہ دار آپ کا مذاق اڑائیں گے اور ہنسیں گے۔ وہ سوچ سکتے ہیں کہ آپ ہر اتوار کو یہاں آنے کے لیے پاگل ہو گئے ہیں۔ انہیں ہنسنے دو! یہ وہی ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے اور آپ اسے جانتے ہیں - آپ کے دل کی گہرائیوں میں آپ جانتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں اور وہ غلط ہیں! ان کی زندگی کو دیکھو۔ انہیں کوئی امید نہیں ہے۔ انہیں سکون نہیں ہے۔ ان کے ہنسنے اور ٹھٹھا کرنے سے باز آؤ اور ہمارے ساتھ چلیں ہم آپ کا بھلا کریں گے۔ اور آپ کو خوشی، سکون اور مسرت ملے گی جو آپ پہلے کبھی نہیں جانتے تھے، یہیں - اس گرجا گھر میں!

خدا آپ کو برکت دے جیسا کہ آپ کرتے ہیں!

***ڈاکٹر ہائیمرز کو جب خط لکھیں تو اُنہیں ضرور بتائیں کہ کس ملک سے آپ لکھ رہے ہیں ورنہ وہ آپ کی ای۔میل کا جواب نہیں دیں گے***۔ اگر اِن واعظوں نے آپ کو برکت دی ہے تو ڈاکٹر ہائیمرز کو ایک ای میل بھیجیں اور اُنہیں بتائیں، لیکن ہمیشہ اُس مُلک کا نام شامل کریں جہاں سے آپ لکھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہائیمرز کا ای میل ہے [rlhymersjr@sbcglobal.net (click here)](about:blank) ۔ آپ ڈاکٹر ہائیمرز کو کسی بھی زبان میں لکھ سکتے ہیں، لیکن اگر آپ انگریزی میں لکھ سکتے ہیں تو انگریزی میں لکھیں۔ اگر آپ ڈاکٹر ہائیمرز کو بذریعہ خط لکھنا چاہتے ہیں تو اُن کا ایڈرس ہے P.O. Box 15308, Los Angeles, CA 90015.۔ آپ اُنہیں اِس نمبر (818)352-0452 پر ٹیلی فون بھی کر سکتے ہیں۔

**(اختتام واعظ)**

آپ انٹر نیٹ پر ہر ہفتے ڈاکٹر ہائیمرز کے واعظ [www.sermonsfortheworld.com](about:blank) پر پڑھ سکتے ہیں ۔ "اُردو میں واعظ" پر کلک کیجیے۔

**یہ مسوّدۂ واعظ حق اشاعت نہیں رکھتے ہیں۔ آپ اُنہیں ڈاکٹر ہائیمرز کی اجازت کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم، ڈاکٹر ہائیمرز کے ہمارے گرجا گھر سے ویڈیو پر دوسرے تمام واعظ اور ویڈیو پیغامات حق اشاعت رکھتے ہیں اور صرف اجازت لے کر ہی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔**

لُبِ لُباب

# مسیحیت یا اِرتقاء؟

# CHRISTIANITY OR EVOLUTION?

ڈٓاکٹر آر ایل ہائیمرز جونیئر کی جانب سے

By Dr. R. L. Hymers, Jr.

اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دُنیا میں آیا ہے اور لوگوں نے نور کے بجائے تاریکی کو پسند کیا ہے، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے‘‘ (یوحنا 3: 19)۔

I۔ پہلی بات، یسوع مسیح نے بنی نوع انسان اور دُنیا کو تخلیق کیا، یوحنا1: 1۔3 .

II۔ دوسری بات، بنی نوع انسان نے بغاوت کی؛ گناہ دنیا میں داخل ہوا، اور بنی نوع انسان لعنت کی زد میں آ گیا، رومیوں 5: 12۔19؛ رومیوں 3: 9۔11 .

III۔ **تیسری بات، یسوع مسیح، خود خالق ہے، اُس نے بنی نوع انسان کو لعنت سے نجات دلانے کے لیے صلیب پر دکھ اٹھائے، گلِتیوں** 3**:** 13**؛ وہ گناہ کی لعنت سے نوع انسانی کو نجات دلانے کے لیے مُردوں میں سے جی اُٹھا،** I **کرنتھیوں** 15**:** 20**۔**21 .

IV**۔ چوتھی بات، یسوع مسیح دوبارہ واپس آئے گا۔**

1**۔ ریپچر کے موقع پر،** I **تسالونیکیوں** 4**:** 14**،** 16**۔**17.

2**۔ زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لیے اُس کی واپسی کے موقع پر،**

I **کرنتھیوں** 15**:** 24**۔**25**؛ زکریاہ** 14**:** 4**۔**5**؛**

**مکاشفہ** 20**:** 4**۔**6 .